

بسم اللہ الرحمن الرحیم
کتاب زندگی کے چند اوراق

احقر عباس بن آدم سریکت دڑھالوی کی ولادت ۲۹ شوال المکرم ۱۳۷۶ھ الموافق ۲۹ مئی ۱۹۵۷ء ہے۔ یہی سال شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی نور اللہ مرقدہ کی وفات کا بھی ہے۔ حضرت والد مرحوم متوفی (فروری-۲۰۰۸) نے ابتدائی تعلیم کے لئے ۲۰ جون ۱۹۶۳ء میں مدرسہ فیض الاسلام دڑھال انعام کے باوقار، مخلص، استقامت کے پیکر اساتذہ کرام کے حوالہ کیا، ان اساتذہ کرام کے نام یہ ہیں: مولانا ایوب گوری صاحب، حافظ محمد امین، حافظ حکیم غلام نبی صاحب اور اپنے وقت کے ولی اللہ حضرت مولانا اسحاق صاحب رحمہم اللہ قابل ذکر ہے۔ آخر الذکر حضرت مولانا اسحاق صاحب اپنے وقت کے زندہ ولی صوم و صلوة کے انتہائی پابند، سنتوں کا اہتمام ہر عمل میں دیکھا، انتہائی سادہ زندگی، قناعت پسند اور زہد و تقشف کے ساتھ زندگی مکمل کر لی۔

انہی کے مشورہ سے ناظرہ کی تعلیم مکمل کر لینے کے بعد دارالعلوم فلاح دارین کا انتخاب کیا اور وہاں کے باوقار اور بارعب مہتمم حضرت مولانا عبد اللہ صاحب کا پودروی دامت برکاتہم العالیہ نے امتحان کے لئے حافظ غلام رسول صاحب کے حوالہ کیا۔ انہوں نے سورۃ الصافات کا دوسرا رکوع یاد کرنے کا مکلف کیا، الحمد للہ کچھ ہی وقفہ کے بعد رکوع زبانی یاد کر کے سنا دیا گیا، داخلہ کی منظوری ہو گئی قیام و طعام کا معقول نظم بھی ہو گیا۔ مذکورہ کاروائی کی تکمیل میں محسن و مربی کرم فرماں مولانا آدم پٹیل صاحب نے بڑا کردار ادا کیا تھا۔ مگر افسوس جیسے رزق مقدر کا ملتا ہے علم بھی مقدر ہی کا ملتا ہے۔ مقدر میں وہاں کا قیام نہیں تھا اور چند روز کے بعد گھر واپسی ہو گئی اور عید الاضحیٰ کے بعد راندیری کی مشہور درسگاہ دارالعلوم اشرفیہ میں داخلہ لیا اور یہاں حفظ کی ابتدا قاری رمضان صاحب راندیری سے اور تکمیل حافظ یعقوب صاحب لوہاروی سے ۱۹۷۳ء میں کی۔ حفظ کی تکمیل کے بعد آگے کی تعلیم کا سلسلہ وہاں ہی جاری رہا اور درجہ اردو سے لیکر بخاری شریف تک مکمل درسیات وہاں ہی پوری کی۔ وہاں کے قیام کے حضرات اساتذہ کرام حسب ذیل ہیں:

(۱) قبلہ مہتمم حضرت مولانا احمد اشرف راندیری جو حضرت مولانا انور شاہ کشمیری کے شاگرد رشید، اپنی جماعت میں حضرت شاہ صاحب کے یہاں بخاری کی عبارت کے قاری تھے، تعلیم و تعلم کے درمیان حضرت والا کی خاص عنایات و شفقتیں رہی، ان سے مؤطا امام محمد پڑھی اور حضرت نے اجازت حدیث بھی عنایت فرمائی۔

(۲) شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد رضا جمیری نور اللہ مرقدہ متوفی ۱۹۹۴ء

(۳) استاذ الحدیث حضرت مولانا عبد الغنی صاحب کاوی نور اللہ مرقدہ متوفی ۱۹۸۷ء

(۴) استاذ الحدیث حضرت مولانا حکیم ابوالشفاء صاحب نور اللہ مرقدہ متوفی ۱۹۹۰ء

(۵) استاذ الحدیث حضرت مولانا محمد صاحب حال استاذ دارالعلوم ماٹلی والا، بھروچ

(۶) استاذ الحدیث حضرت مولانا یعقوب محی صاحب نور اللہ مرقدہ متوفی ستمبر ۲۰۱۳ء

(۷) حضرت مولانا محی الدین صاحب نور اللہ مرقدہ متوفی

(۸) حضرت مولانا رجب صاحب رجب

(۹) حضرت مولانا یوسف بوڈھانیا عمر وادی صاحب مقیم حال ٹورنٹو، کینیڈا

(۱۰) حضرت مولانا قاسم صاحب کرمالوی خیال اسٹڈی

درجہ تجوید کے اساتذہ کرام حضرت قاری محمد کروڈیا (ادام اللہ فیوضہ) ریونیون

حضرت قاری ایوب مدنی راندیری (ادام اللہ فیوضہ) امریکہ

حضرت قاری اجیری آنکروڈی (ادام اللہ فیوضہ) ریونیون

حضرت قاری احمد سامروڈی (ادام اللہ فیوضہ) لندن

حضرت قاری اسماعیل صالح صاحب مرحوم و مغفور

یہاں ۱۹۸۱ء میں رسمی تکمیل کے بعد اس وقت دارالعلوم دیوبند کے حالات ناگفتہ بہ ہونے کی وجہ سے دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں داخلہ لیکر ۴ سال قیام کیا۔ یہاں کے چار سالہ قیام کے درمیان ۲۸ اساتذہ کرام سے پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی اور یہ تمام ہی اساتذہ اپنے فن کے ماہر اور تجربہ کار تھے۔

۱۹۸۵ء سے لیکر ۱۹۹۰ء تک مکمل ۶ سال دارالعلوم اشرفیہ میں تدریس کی خدمات دی۔

۱۹۹۱ء سے لیکر تادم تحریر تقریباً ۲۲ سال سے دارالعلوم زکریا واقع جنوبی افریقہ میں بحیثیت خادم حدیث و ادب قیام ہے۔

حق تعالیٰ تادم اخیر قرآن اور حدیث کی خدمت میں مصروف رکھے۔ آمین

راندیر، لکھنؤ اور جنوب افریقہ کے قیام کے درمیان جن اہل اللہ اکابرین امت کی زیارت حاصل ہوئی، مشتمل نمونہ از خروارے، چند نام:

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی الندوی رجب

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رجب

حضرت مولانا عمر صاحب پالنپوری رجب

حضرت جی حضرت مولانا انعام الحسن رجب

حضرت مولانا عبید اللہ صاحب بلیاوی رجب

حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی رجب

حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام صاحب رجب

حضرت مولانا منت اللہ صاحب رحمانی رجب

حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب جلال آبادی رجب

حضرت مولانا سعید احمد خان صاحب رجب

حضرت مولانا قاری صدیق احمد صاحب باندوی رجب

حضرت مولانا سعید احمد آلہ آبادی رجب

حضرت مولانا مفتی عاشق الہی صاحب رجب

فقیہ ہند مفتی اعظم عبدالرحیم صاحب لاچپوری رجب

حضرت مولانا مجیب اللہ اعظم گدھی رجب

حضرت مولانا ابرار الحق صاحب ہردوی رجب

حضرت مولانا سعید احمد بزرگ صاحب	حضرت مولانا سعید احمد صاحب راندیری
حضرت مولانا سید اسعد مدنی صاحب	حضرت مولانا احمد اشرف صاحب راندیری
حضرت مولانا مفتی محمود الحسن گنگوہی	حضرت مولانا شیخ احمد اللہ صاحب راندیری
حضرت مولانا غلام رسول بوسدی	حضرت مولانا محمد عاقل صاحب اطلال اللہ بقائہ
حضرت مولانا شیخ یونس صاحب جوپوری	حضرت مولانا سلمان صاحب اطلال اللہ بقائہ
صاحبزادہ گرامی قدر بھائی طلحہ صاحب	حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب اطلال اللہ بقائہ
حضرت مولانا مفتی محمد رفیع صاحب عثمانی	حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب
الشیخ عبدالفتاح ابو غدہ	الشیخ محمد عوامہ
ائمہ حرمین شریفین میں سے چند، وغیرہ وغیرہ	

قرآن مجید کے حفظ کی تکمیل کے بعد اولاً صوبہ گجرات کے مشہور شہر نوساری کے قریب ایک گاؤں میں چار سال قرآن پاک سنایا۔ اسکے بعد ۱۲ سال تک مہر اشتر کے مشہور ضلع رتناگری کے ایک گاؤں مرکرواڈا میں قرآن سنایا۔ اور یہاں جنوب افریقہ آمد کے بعد ۲۲ سال سے مسلسل یہاں کے مشہور شہر (کمبرلی) میں قرآن سنانے کا سلسلہ رہا، الحمد للہ ۴۰ سال سے قرآن پاک سنانے کا معمول جاری ہے بلاناغہ، انشاء اللہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔ آمین

وعظ وارشاد دعوت و تبلیغ کے سلسلہ میں الحمد للہ دنیا کے ۱۴ ملکوں کے سفر کرنے کی سعادت حاصل رہی اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے وذاک من فضل اللہ۔

الحمد للہ ۳ مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت حاصل ہوئی ہے، ۱۹۹۷ میں پہلا حج، ۲۰۱۰ میں دوسرا حج، ۲۰۰۰ میں ۳ ہفتہ کیلئے عمرہ۔

حق تعالیٰ شانہ کا خاص اور فضل رہا کہ اللہ پاک نے مزاج شناس خدمت گزار اولاد عطا فرمائی، چار لڑکے اور ایک لڑکی۔ چاروں بیٹوں نے قرآن مجید حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی، بیٹی نے ضرورت کے بقدر پانچ سالہ بنات کا نصاب پڑھ کر تکمیل کی اسکے ساتھ رفیقہ حیات بھی خدمت گزار عنایت کی جسکی وجہ سے گھر الحمد للہ علماء، صلحاء، طلباء اور مہمانوں کا مرکز رہا، افریقہ اور بیرون افریقہ سے تشریف لانے والے علماء کرام کی بارہا خدمت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی، مختلف طلبہ کرام بھی گھر پر تشریف لاتے ہی رہتے ہیں اور ان کی بھی ماحضر پیش پیش کر کے خدمت کرنے کی توفیق بھی اسی اللہ کا فضل و کرم ہے۔

۲۸ سالہ طویل تدریسی وقفہ کے درمیان درسِ نظامی کی اکثر کتابیں پڑھائی، مشکوٰۃ شریف جلد ۲ مدتوں زیرِ درس رہی راندیر میں بھی اور یہاں بھی۔ دورانِ درس ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی مرقات، مولانا اور لیس کاٹھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیق الصبیح، مولانا بدر عالم میٹھی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی ترجمان السنہ، اشراط الساعة اور شیخ عبدالفتاح البوعده کی التصريح بما تواتر فی نزول المسيح اور فتن اور مناقب کے موضوع پر لکھی گئی کتابوں سے بھی استفادہ کرتا رہا، بعض تاریخی واقعات کی تحقیق حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی البداية والنهاية بھی زیرِ مطالعہ رہی، مظاہر حق قدیم اور جدید اردو ترجمہ کے لئے ہمیشہ سامنے رہی۔ مسلم شریف جلد ۲ بھی زیرِ درس رہی، اس سلسلہ میں مکملہ فتح الملہم کا الحمد للہ خوب مطالعہ کیا۔

اڈھر کی سالوں سے شرح معانی الآثار جلد اول جو عبادات پر مشتمل ہے دو پہر اخیر گھنٹہ میں ہو رہی ہے، اس سلسلہ میں تحدیث بالنعمة کے طور پر عرض ہے کہ امانی الاحبار حضرت جی مولانا یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی، تحفة الالمعی، رحمة الله الواسعة کی تیسری جلد الدر المنضود علی سنن ابی داود، ایضاح البخاری، النعام الباری، اعلاء السنن، نخب الافکار للعلامہ عینیؒ اور فضل الباری وغیرہ سے استفادہ کیا۔

مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ کی فضل الباری سے بعض مباحث کے سلسلہ میں خوب استفادہ کیا، خاص طور سے باب سور الکلب اور باب وضوء الرجل بفضل المرئیہ۔ ان مباحث میں علامہ عثمانیؒ نے عجیب و غریب نکات اور تحقیق لکھی ہے، معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مولانا واقعہ حکمتِ قاسمی کے ترجمان و شارح ہے۔

عام طور پر درس کا معمول اعتدال ہی کا رہا، سال کے شروع میں مقدمہ حدیث پر چند روز کلام ضرور کرنا ہوتا ہے مگر وقت کی قلت اور خارج میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے الضرورة بقدر ضرورت تھائی پر عمل کرنے ہی میں عافیت رہی۔ ادب کی کتابیں پڑھی بھی اور پڑھائی بھی، مقامات حریری، مختارات اور فقہ العرب وغیرہ۔ ابتدائی درجات کی کتابیں آسان نحو، آسان صرف، قصص النبیین اور القرائۃ الراشدۃ وغیرہ، یہ کتابیں بھی پڑھائی۔ عربی زبان کا آسان قاعدہ الصف الاول میں اور البلاغۃ الواضحة الصف الخامس میں، یہ دونوں کتابیں سالہا سال سے متعلق رہیں۔

حق تعالیٰ شانہ کا خاص فضل و کرم یہ رہا کہ اس نے مطالعہ کتبِ نبوی کا ذوق عطاء فرمایا ہے، اردو اور عربی دونوں زبانوں میں، اردو میں زیادہ حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ، مفکر اسلام حضرت مولانا السید ابوالحسن علی الندویؒ، حضرت مولانا عبد الماجد دریابادیؒ، حضرت مولانا مناظر احسن گیلانیؒ اور حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانیؒ۔

حضرت مولانا السید ابوالحسن علی الندویؒ کی تاریخِ دعوت و عزیمت کا مکمل سلسلہ پڑھا، نیز عروج و زوال کا اثر اور نبی رحمت

حضرت مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کی تدوینِ حدیث، النبی الخاتم، سوانح ابوزر غفاریؒ اور مقالاتِ احسانی

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانیؒ دامت برکاتہ کی اردو کی اکثر کتابیں، خاص طور سے جہانِ دیدہ، دنیا میرے آگے، سفرِ سفر اور ذکر و فکر

حضرت مولانا السید ابوالحسن علی الندویؒ کی نبی رحمت صرف چند مجلسوں میں پڑھی
 عربی مصنفین کی کتابوں میں سے ۴ کی کتابیں پڑھی (۱) الدکتور عبدالرحمن رافت باشہ (۲) الشیخ علی ططاوی
 (۳) الشیخ عبدالفتاح ابونعدہ (۴) الشیخ احمد امین مصری

الدکتور عبدالرحمن رافت باشہ کی صورت من حیات الصحابہ اور صورت من حیات التابعین
 الشیخ علی ططاوی کی رجال من التاریخ، قصص من التاریخ اور حدیث مع الناس
 الشیخ عبدالفتاح ابونعدہ کی صفحات من صبر العلماء، قیمۃ الزمن عند العلماء اور رسالۃ المسترشدین اور اسکی تعلیقات وغیرہ

شعور کے دور ہی سے حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ سے بے پناہ عقیدت رہی، افسوس ہے کہ بعد مکانی، کم عمری اور
 حالات کی ناسازگاری نے حضرتؒ سے استفادہ کا موقع نہ دیا۔
 دارالعلوم اشرفیہ کی فراغت کے بعد دارالعلوم دیوبند ہی جانے کا قصد تھا مگر اس وقت ۸۲-۱۹۸۱ء کے ناگفتہ بہ حالات کی وجہ سے ہمت نہ
 ہو سکی اور اسی وقت حضرت حکیم الاسلامؒ کی وفات کے حادثہ نے ہمت تو ردی
 اے بسا آرزوں کہ خاک شدہ

زندگی کے اور پہلو بھی ہیں مگر اس وقت یہ چند یادداشت دارالعلوم زکریا کی ویب سائٹ کے لئے لکھی گئی۔
 اور یہ چند سطریں عزیزم مولانا عبداللہ باٹھیا صاحب (صاحبزادہ گرامی قدر حافظ بشیر صاحب) کے بار بار اصرار، نیز نور نظر فرزند حافظ
 وقاری مولوی محمد طیب اور ان کی ہمشیرہ کے توجہ دلانے سے قلمبند کر لی گئی۔
 ۲۰ ستمبر ۲۰۱۳ء جمعہ کے روز سے ۲۴ ستمبر تک دارالعلوم زکریا میں حضرات علماء کرام اور دعوت و تبلیغ کے قدیم کارندوں کا ایک اجتماع تھا جس
 میں مہمان خصوصی حضرت مولانا احمد لاٹ صاحب دامت برکاتہ تشریف لائے ہوئے تھے، اس لئے صبح دو پہر کے اوقات کی تعلیم موقوف
 تھی اس فرصت کو غنیمت سمجھ کر یہ اوراق سیاہ کر لئے گئے۔

الحمد للہ مطالعہ کے درمیان بھی بزرگوں کے ملفوظات، پسندیدہ واقعات لکھنے کی عادت رہی جو کئی سو صفحات میں ہیں، اللہ سے دعا کر رہا ہوں
 کہ مخطوطہ مطبوعہ شکل میں آجائے۔ آمین

طالب علمی کے دور ہی سے انجمن اصلاح الکلام وغیرہ میں پند ہی کے ساتھ شرکت کی عادت رہی اور اپنی اپنی باری پر ضرور کچھ نہ کچھ عرض
 کرتے جسکی برکت یہ رہی کہ کچھ بولنا سیکھ لیا، اور جہاں جیسا موقع ہوتا ضرور عرض کرتے۔ اس سلسلہ میں مزید فائدہ کے لئے امام غزالیؒ کی
 کتاب احیاء علوم الدین، کیمیاء سعادت اور بدایۃ الہدایت وغیرہ مطالعہ کرتا رہا اور معروف و مشہور خطباء کے خطبات سے بھی مواد لیتا رہا۔

شاہ وصی اللہؒ کی کتابوں سے بھی استفادہ کرتا رہا اور تفسیری نکات کے لئے تفسیر عثمانی اور ابن کثیر سے استفادہ کیا۔
موجودہ دور کے فقیہ حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کی کتابیں فقہی اور فکری بھی زیر مطالعہ رہی، اس وقت ان کی تین کتابیں مطالعہ کے میز پر رکھی ہوئی ہیں: (۱) راہ عمل، (۲) اسلام اور جدید فکری مسائل اور (۳) دینی و عصری درسگاہیں تعلیمی مسائل۔

اصل میں یہ سطریں میرے ان عزیزوں کے لئے ہیں جنہوں نے دارالعلوم زکریا کے ۲۳ سالہ قیام کے دوران استفادہ کیا ہیں، جو دارالعلوم زکریا کی ویب سائٹ پر پڑھتے رہتے ہیں ممکن ہو کہ انہیں کچھ فائدہ ہو جائے۔ نیز یہ سطریں ایک متن کی حیثیت رکھتی ہے، اگر اللہ کو منظور رہا اور زندگی کے یہ رواں دواں قافلہ نے مہلت دی تو مستقبل قریب میں متن کی شرح بھی آجائے گی اور اس میں ندوۃ العلماء کے اساتذہ کرام کا تعارف، معروف شخصیات جن کا ذکر اوپر آیا ہے ان کے تفصیلی حالات، محسن و کرم فرماؤں کا تذکرہ، ملکوں کے سفر کے حالات جو قلمبند کر لئے گئے ہیں، بعض وہ تلامذہ جنہوں نے الحمد للہ اندرون ملک اور بیرون ملک نیک نامی حاصل کی، رمضان المبارک کے معمولات، تعطیلات کی مصروفیات، درس کی تیاری، طریقہ درس، بعض کتابوں کے ضبط کئے ہوئے درس خاص طور سے مشکوٰۃ شریف جلد ۲ کے اہم احادیث کی تشریح، نیز اپنے شیخ عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اصلاحی تعلقات کی سر گذشت، ہندوستان کے مراکز دینیہ اور وہاں کے بزرگان دین اور اکابر علماء سے ملاقات اور ان کے بارے میں ذاتی تاثرات، ہونے والے اجتماعات اور اس میں بزرگوں سے سنے ہوئے ملفوظات، مدارس اور جامعات کے سالانہ اجلاس کی شرکت اور ان میں تشریف لانے والے علماء کرام سے استفادہ اور نہ معلوم ایسے کتنے ہی پہلو ہے جو تشنہ رہ گئے ہیں، اس وقت تو اجمالی سطریں پیش کر دی ہیں ان عزیزوں کے نام جو پڑھنے کے متمنی ہیں۔ یہ خواب ہے امید ہے کہ اسکی تعبیر ظاہر ہو جائے۔

الملاحظہ: پڑھنے والے تمام قارئین سے علم و عمل، تقویٰ و طہارت و عافیت کے ساتھ عمر میں برکت کی اور وقت موعود پر حسن خاتمہ کی دعاء کی درخواست پر اجازت چاہوں گا۔

عباس بن آدم الندوی

دارالعلوم زکریا

۰۱۱-۸۵۹-۱۸۰۹

۰۸۴ ۲۱۳ ۴۷۹۹

بسم الله الرحمن الرحيم

In the name of Allah, the Most Gracious, the Most Merciful

Selected Passages of a Life Story

Early life and Education

I, the lowly Abbas Sarigat Dudhalwi, son of Adam Sarigat Dudhalwi (d. 2008), emerged into the world on Shawwal 29, 1376, corresponding to May 29, 1957. Coincidentally, it was this very year that Shaykh al-Islam Mawlana Husain Ahmad Madani passed away. I began my elementary Islamic education on June 20, 1963, at the tender age of six. My esteemed late father enrolled me in the Fayd al-Islam, Dudhal institute for this, entrusting me to the many great luminaries there, including Mawlana Ayyub Gori, Hafiz Muhammad Amin, Hafiz Hakeem Ghulam Nabi, and most notably, the saint of his era, Mawlana Ishaq, may Allah have mercy on them all. Of the respected teachers mentioned, Mawlana Ishaq especially struck me as someone who was a *wali* of Allah in the truest sense. He was extremely particular about his prayers and fasts, and was an embodiment of the *sunnah* in each and every action. On top of that, he led an extremely simple and ascetic life.

Upon completing my *nazira*, the initial reading of the Quran, my teachers advised me to continue my studies at Darul Uloom Falah al-Darayn. The esteemed, yet imposing principal, Mawlana Abdullah Kapawdari, assigned the task of conducting my entrance exam to Hafiz Ghulam Rasul. My examiner commissioned me with the task of memorizing the second *ruku'* (passage) of Surah Saffat. With the help of Allah, I was able to quickly memorize and recite the *ruku'*. I was then admitted to the institute, and my food and lodging were also arranged. This process was greatly facilitated by Mawlana Adam Patel, who generously offered himself and always remained extremely kind and nurturing. Unfortunately however, just as one's sustenance is already predetermined, the amount of knowledge one gains is also fixed. Fate had it that I was not to stay there, and I returned home after a short while.

Despite this minor hurdle, I resolved to continue studying, and after a brief hiatus, I enrolled in the famous Darul Uloom Ashrafiyya in Randair, Gujrat, India after the Eid al-Adha holidays. I began my *hifz* (memorization of the Quran) under Qari Ramadan Randairi, and I completed my *hifz* under Hafiz Ya'qub Luharvi in 1973. At this very institute, I enrolled in the 'alimmiyyah course after completing my *hifz*, and I remained there for the tenure of my study, eventually completing the study of Sahih al-Bukhari and graduating in 1981.

Teachers

Of the respected teachers I benefited from during the course of my study are:

- 1) Maulana Ahmad Ashraf Randairi - The principal of Darul Uloom Ashrafiyya.
Maulana Ahmad Ashraf was a prominent student of Mawlana Anwar Shah Kashmiri. He had the honor of reciting the '*ibarah*' (text) during Mawlana Anwar Shah's lessons on Sahih al-Bukhari.
During my study, Mawlana Ahmad Ashraf always remained especially kind and caring towards me. I was privileged to study the Muwatta of Imam Muhammad with him. He also granted me permission to narrate hadith from him (*ijazah*).
- 2) Shaykh al-Hadith Mawlana Muhammad Rida Ajmeri (d. 1994)
- 3) Mawlana Abdul Ghani Kawi (d. 1987), a teacher of hadith.
- 4) Mawlana Hakeem Abu Shifa (d. 1990), also a teacher of hadith,
- 5) Mawlana Muhammad, a teacher of hadith. Currently teaching at Darul Uloom Matli Wala, Baroch, India
- 6) Mawlana Ya'qub 'Isa (d. 2013), a teacher of hadith.
- 7) Mawlana Muhyiddin (d. circa 1996)
- 8) Mawlana Rajab
- 9) Mawlana Yusuf Budhanya, currently residing in Toronto, Canada
- 10) Mawlana Qasim Karmalwi, currently teaching in Darul Uloom Ashrafiyya

In the field of tajweed, I benefited from:

- Qari Muhammad Karodia, Reunion
- Qari Ayyub Madani Randairi, America
- Qari Ajmeri Ankarodi
- Qari Ahmad Samirodi, London
- And the late Qari Ismail, may Allah have mercy on him

Post-Graduate Academic Pursuits

After completing my formal studies in 1981, I initially intended on pursuing higher studies at Darul Uloom Deoband. However, after briefly assessing the state of affairs in Deoband and the disagreeable circumstances that had temporarily arisen there, I redirected myself to Darul Uloom Nadwatul Ulama in Lucknow, India. I remained in Nadwatul Ulama for four years, benefitting from 28 teachers during the course of my stay there. I am honored to say that each and every teacher I studied with was no less than a master and authority in their respective field.

Thereafter, in 1985, I returned to my Alma matter, Darul Uloom Ashrafiyya, where I taught for following six years, up till 1990. In 1991, I moved to South Africa, where I began serving the fields of *Adab* (Arabic literature) and Hadith at Darul Uloom Zakariyya, up till present (twenty-two years). I pray that Allah continue to keep me engaged in teaching Quran and Hadith.

Family and Extracurricular Activities

Allah has also blessed me with amazing children, four sons and one daughter. By the grace of Allah, all four sons have memorized the Qur'an, and my one daughter has completed a five-year *alimah* course. On top of all that, I've also been blessed with an extremely dedicated, dutiful wife, always accommodating and supportive of my activities. Through her help and support, I've had the honor of hosting and serving numerous '*ulama*, both from within Africa and outside Africa, pious people, and other guests. I've also been able to serve the countless students who routinely visit.

After finishing my memorization the Quran, I led the *taraweeh* prayer during Ramadan in a village near the well-known town of Nosari, Gujarat, India for four consecutive years. For the next fourteen years, I led *taraweeh* in a little village called Murkawada near the town of Ratnagari in Maharashtra, India. After moving to South Africa, I began leading *taraweeh* in the town of Kimberly, South Africa, where I have remained leading for the past twenty-two years. In total, I have alhamdulillah continually led *taraweeh* for the past forty years. I pray that Allah allow me to continue doing so, and that He accept this from me.

By the grace of Allah, I have always been an avid traveler, and I have had the opportunity to tour a total of fourteen different countries for educational programs and for the sake of *da'wah* and *tabligh* (propagation and dissemination of faith). I've also been blessed to have visited the *Haramayn Sharifayn* (Sanctuaries in the Holy cities of Makkah and Madinah, Saudi Arabia) a total of three times. My first trip was during my first *Hajj* in 1997. Thereafter, I made a three-week '*Umrah* trip in 2001, which I followed with a second *Hajj* a decade later in 2010.

Teaching Career and Supplemental Reading

Throughout the past 28 years in which I've been teaching, I've taught majority of the books of the celebrated *Dars Nizami* curriculum. For years, I taught the second volume of *Mishkat al-Masabih*, both in Randair and in South Africa. Through the course of my teaching of

Mishkat, I've consulted and studied numerous commentaries of the work, as well as other related topical works including:

- *Mirqat al-Mafatih* by Mulla Ali Qari
- *Ta'leeq as-Sabeeh* by Mawlana Idris Kandhlawi
- *Tarjuman Sunnah* by Mawlana Badr 'Alam Mirathi
- *Ashrat Saa'ah* by Mawlana Yusuf bin Abdullah al Wabil
- *At-Tasreeh bima Tawataara fi Nuzul as-Masih* by Shaykh Abdul Fattah Abu Ghuddah
- *Al-Bidayah wa an-Nihayah* by 'Allamah 'Imad ad-Deen ibn Kathir – consulted in reference to the *Tarikh* (history) chapter and to verify certain historical events.
- *Mazahir Haqq Qadim* (Urdu translation) by Nawab Qutbuddin Khan
- *Mazahir Haqq Jadid* by Mawlana Abdullah Ghazipuri
- And numerous other works on the topics of *Fitan* (tribulations) and *Manaqib* (merits of people and places).

Through the course of teaching the second volume of *Sahih Muslim*, I've studied the greater portion of *Takmila Fath al-Mulhim* by Hazrat Mufti Taqi 'Uthmani. And through teaching the first volume of Imam Tahawi's *Sharh Ma'aani al-Athar*, for the sake of citing the favor of Allah on me (*tahdith bi an-ni'mah*), I divulge that I've been fortunited to study many additional works, including

- *Amani al-Athar* by Hazrat-Ji Mawlana Yusuf Kandhalwi
- *Tuhfa al-Alma'i* by Mufti Saeed Palanpuri
- *Rahmatulli al-Wasi'a* (third volume) by Mufti Saeed Palanpuri
- *Ad-Durr al-Mandud 'ala Sunan Abi Dawud* by Mawlana Muhammad Aqil
- *Idah al-Bukhari* by Shaykh al-Hadith Mawlana Zakariyya Kandhalwi
- *In'aam al-Bari* by Mufti Taqi Usmani
- *Pla as-Sunan* by Mawlana Zafar Ahmad Uthmani
- *Nukhab al-Fikr* by Allamah Badr ad-Deen 'Ayni
- *Fadl al-Bari* by Mawlana Shabbir Ahmad Uthmani
- And many others

Of the above, I especially benefited from Mawlana Shabbir Ahmad Uthmani's *Fadl al-Bari*, particularly the chapter on the leftover water of dogs, and the chapter on a man doing *wudu* with the leftover water of a woman. In both of these chapters, Allamah 'Uthmani truly exhibits his astounding, penetrating wisdom through his insightful discussion and the

intricate points he extracts. He displays that he is truly the inheritor and interpreter of the wisdom of Mawlana Qasim Nanotwi (may Allah have mercy on him).

In the field of *Adab* (Arabic literature), I've both studied and taught numerous books, including *Maqamat al-Hariri*, *Mukhtaraat*, *Nafbah al-Arab*, and others. From the initial years of the *Dars Nizami* course, I've taught several books including *Asan Nabw*, *Asan Sarf*, *Qasas an-Nabiyyin*, *Qira'ah ar-Rashidah*, etc. Year after year, I continue to teach the first year students *Asan Qa'idah* in the field of Arabic grammar. I also consistently teach *Balaghah al-Wadiah* to the fifth year students.

Through the sheer grace of Allah, I've been blessed with a lifelong love of books and a keen passion for reading, both in Urdu and Arabic. Of Urdu books, I particularly enjoy the works of:

- Qari Muhammad Tayyib
- Mawlana Sayyid Abul Hasan Ali Nadwi - particularly *Tarikh Da'wat wa Azimat*, of which I've read the entire series. I also enjoyed *Urooj wa Zawal*, and *Nabi Rahmat*, which I read in just a few sittings.
- Mawlana Abdul Majid Daryabadi
- Mawlana Munazir Ahsan Gailani, particularly *Tadwin al-Hadith*, *an-Nabi al-Khatam*, *Sawanih Abu Dhar Ghifari*, and *Maqalaat Ihsani*.
- Mawlana Mufti Taqi Uthmani - most of his Urdu works, of which I particularly enjoyed *Jahan Didah*, *Dunya Mere Ageh*, *Safar dar Safar*, and *Dhikr wa Fikr*.

Of Arabic books, I especially enjoy the works of:

- Dr. Abdur Rahman Rafat Basha, particularly *Suwar min Haya as-Sahabah* (Stories from the lives of the Sahabah) and *Suwar min Haya at-Tabieen* (Stories from the lives of the Tabieen)
- Shaykh Ali Tantawi, particularly *Rijal min Tarikh* (Historical Figures), *Qasas min Tarikh* (Historical Narratives), and *Hadith ma'a an-Nas* (Conversations with People)
- Shaykh Abdul Fattah Abu Ghuddah, particularly *Safhat min Sabr al-Ulama* (Pages on the Patience of Scholars), *Qimah az-Zaman 'inda al-Ulama* (The Value Scholars gave to Time), *Risalah al-Mustarshadeen* (Essay for those Seeking Guidance), and his *ta'leeqat* (footnotes) on various works.
- Shaykh Ahmad Amin Misri, particular his autobiography *Hayati* (My Life)

- Dr. Mustafa Siba'i, particularly 'Uzamauna fi at-Tarikh, *Makana al-Mar'a fi al-Islam* (The Status of Women in Islam), and *as-Sunnah wa Makanatuha at-Tashri'i* (The Legal Status of the Sunnah)

From my earliest days, I've had great admiration for *Hakim al-Islam* Mawlana Qari Tayyib. However, regrettably, due to distance, my young age during his life, and numerous other impending conditions, I was unfortunately never able to benefit from him. I was actually intent on going to Darul Uloom Deoband after formally graduating from Darul Uloom Ashrafiyya, however my resolve began to weaken after seeing all the unrest in Deoband during this period of 1981-1982. Moreover, whatever flicker of aspiration I still had completely dissolved when Qari Tayyib passed away during this very time.

ما كل يتمنى المرء يدركه

"Alas, man is not able to achieve everything he desires"

Distinguished Personalities whom I've met

I have had the great fortune of meeting many luminaries during the course of my stay in Randair, Lucknow, and South Africa, the likes of which include:

- Hakim al-Islam Mawlana Qari Muhammad Tayyib (Allah's mercy be upon him)
- Hazrat-Ji Mawlana In'aam al-Hasan (Allah's mercy be upon him)
- Mawlana Habibur Rahman Azmi (Allah's mercy be upon him)
- Mawlana Minatullah Rahmani (Allah's mercy be upon him)
- Mawlana Sa'eed Ahmad Khan (Allah's mercy be upon him)
- The *faqih* and Grand Mufti of India, Mufti Abdur Raheem Lajpuri (Allah's mercy be upon him)
- Mawlana Abrarul Haq Hawdawi (Allah's mercy be upon him)
- The sage of Islam, Mawlana Sayyid Abul Hasan Ali Nadwi (Allah's mercy be upon him)
- Mawlana Omar Palanpuri (Allah's mercy be upon him)
- Mawlana Ubaydullah Balyawi (Allah's mercy be upon him)
- Mawlana Qadi Mujahidul Islam Qasmi (Allah's mercy be upon him)
- Mawlana Maseehullah Khan Jalalabadi (Allah's mercy be upon him)
- Mawlana Qari Siddiq Bandawi (Allah's mercy be upon him)
- Mawlana Mufti 'Ashiq Ilahi (Allah's mercy be upon him)

- Mawlana Mujibullah Azam Gadhi (Allah's mercy be upon him)
- Mawlana Sa'eed Ahmad Buzrug (Allah's mercy be upon him)
- Mawlana Sayyid As'ad Madani (Allah's mercy be upon him)
- Mawlana Mufti Mahmud al-Hasan Gangohi (Allah's mercy be upon him)
- Mawlana Ghulam Rasul Bawsadi (Allah's mercy be upon him)
- Mawlana Sa'eed Ahmad Randairi (Allah's mercy be upon him)
- Mawlana Ahmad Ashraf Randairi (Allah's mercy be upon him)
- Mawlana Shaykh Ahmadullah Randairi (Allah's mercy be upon him)
- Mawlana Shaykh Yunus Jaunpuri (may Allah lengthen his life)
- Mawlana Talha Kandhalwi, son of Shaykh al-Hadith Mawlana Zakariyya Kandhalwi
- Mawlana Mufti Muhammad Rafi' Uthmani
- Shaykh Abdul Fattah Abu Ghuddah
- Mawlana Muhammad Aqil
- Mawlana Sulaiman Mazahiri
- Mawlana Mufti Muhammad Taqi Uthmani
- Mawlana Saleemullah Khan
- Shaykh Muhammad Awwamah
- Several of the Imams of the Haramain

Compilation of these Pages and Future Plans for this Work

Beginning on a Friday, from the 20th of September to the 24th of September, 2013, there was a convention (*ijtima'*) for 'ulama and veterans of the effort of *da'wah* and *tabligh* (propagation and dissemination of faith) at Darul Uloom Zakariyya, in which we were graced by the presence of chief guest Mawlana Ahmad Laaf of Nizamuddin, India. To accommodate the *ijtima'*, classes were cancelled. Seizing the opportunity, I sat down and prepared these few pages which now sit in front you.

Though there may be many more stories to narrate and details to account, I only reluctantly put my pen to paper began these few pages in brief after continued requests from Mawlana Abdullah Bathiya, the son of our respected Hafiz Bashir, and also and untiring persistence of my dear son, Moulwi Qari Muhammad Tayyib, and his sister.

In addition to my passion for reading, I also have the habit of making written memo of any noteworthy quotations I hear or interesting things I experience. The pages of these diaries now number well into the hundreds, and I ardently long for and eagerly await the day in which these diaries, now only in manuscript form, can be published.

From the earliest days of my studies, I enthusiastically and regularly participated in speech clubs (*anjuman*), from which I acquired a bit of skill in public speaking. I also make it a point to speak whenever necessary. I draw assistance for my speeches whenever necessary primarily from Imam Ghazali's *Ihya' Uloom ad-Deen* and *Bidayat al-Hidaya*, *Kamya Sa'aadat*, and the speeches of well-known public speakers. I also draw assistance from the works of Shah Wasiullah, and for Tafsir, I usually draw assistance from *Tafsir Uthmani* and *Tafsir Ibn Kathir*.

I'm presently going through the works of Mawlana Khalid Saifullah, and currently three of his books sit on my coffee table: *Rah Amal*, *Islam Aur Jadid Fikri Masail*, and *Deeni wa Asri Darsgai Ta'leemi Masail*.

These pages have actually been prepared for those dear friends whom I have taught and interacted with over the past 23 years. Hopefully this will also be of some benefit to those who regularly visit Darul Uloom Zakariyya's website. These few pages actually form somewhat of an outline (*matn*), for which, if Allah gives me life, I hope to provide a commentary (*sharh*) for and furnish with detail in the future.

Future plans for this work include a memoir of my time in Nadwatul Ulama and profiles of the teachers there, additional details on some of the well-known individuals mentioned above, and a detailed account of my travels through the fourteen countries which I've visited (this has actually already been written and only requires to be compiled together). I also intend to include details on a few of the more prominent of my students who have gone to serve Islam and earn a good name for themselves, my practices and devotions during the holy month of Ramadan, how to prepare and deliver class lessons, selected lessons of certain books that I've taught, particularly the second volume of *Miskhat al-Masabih*, and commentary of certain important hadith therein. I also would like to include an account of my correspondences and the advices of my shaykh, *Arifbillah* Mawlana Hakeem Akhtar (Allah's mercy be upon him), details of the various *marakiz* (da'wah centers) of India and an account of the various *'ulama* whom I've met there and how they affected me, the advices I've heard from various pious people throughout the *ijtimas* (conventions) I've attended, my participation in annual graduation seminars (*jalsas*), the guest scholars who have attended and what I've benefited from them, etc. Just like this, there are countless other things that I would like to include. As for now, I've prepared these brief pages for those dear friends mentioned above. It is my dream and ardent hope that these aspirations will be realized and one day see press.

Finally, I conclude by requesting all readers to pray for my knowledge (*ilm*), the implementation of my knowledge (*amal*), and that I live a healthy, blessed, pure life, full of *taqwa* (fear of Allah), and also that my soul is taken in the best state.

Abbas bin Adam Sarigat, Darul Uloom Zakariyya, (011-859-1809 / 084 213 4799)